السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بکر کہتا ہے کہ نماز عیدین سے پہلے وعظ و نصیحت وخطبہ دینا جائز اور بدعت ہے۔ اور زید کہتا ہے کہ نماز عیدین سے پہلے بھی وعظ و نصیحت وخطبہ دینا جائز ہے؟ لیکن زید اس پر کوئی دلیل نہیں، پش کرتا۔ دونوں میں کسی کا قول صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام احادیث مرفوعہ سے عیدین کی نماز کے بعد ہی وعظ و نصیحت کرنا ثابت ہے۔ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی قبل نماز کے وعظ و نصیحت کرنا مذکور نہیں، پس سنت اور شرعی طریقہ یہی ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد ہی خطبہ مروجہ اور وعظ کہا جائے۔

– بنوامیہ کے بعض افراد کے علاوہ تمام امت کا اس پر عملا اور قولاً اتفاق ہے کما قال ابن رشد فی البدایۃ، وابوالولید الباجی فی المنتقی، وابن المنذر والعراقی وابن قدامۃ فی المغنی وغیرہم

ابن قدامہ نے نماز سے پہلے خطبہ دینے کے بدعت ہونے کی اور فقہاء، شافعیہ نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کردی ہے۔ ابن قدامہ نے خطبہ قبل الصلوۃ کو کالعدم قرار دیا ہے۔ البتہ حنفیہ اور مالکیہ اس کو محض مکروہ کہتے ہیں، درانحالیکہ ان کو اقرار ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دائمی طریقہ تقدیم صلوۃ علی الخطبہ تھا۔ مسلم شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے پہلے خطبہ دینا مروان کی بدعت ہے۔

بہرحال ہمارے نزدیک بکر کا یہ قول صحیح ہے کہ نماز عیدین سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا یا مروجہ خطبہ دینا بدعت ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 425

محدث فتویٰ